گیر	بغل گیر، خبر گیر، دست گیر، دامن گیر، راہ گیر، دل گیر، عالم گیر، جا گیر، سخت گیر
مند	حاجت مند، درد مند، دولت مند، فتح مند، خرد مند، تنومند، ہنر مند، آرزومند، غرض مند
ناک	خطرناک، دردناک، غم ناک، دہشت ناک، افسوس ناک، ہیبت ناک، عبرت ناک
نشیں	خاک نشیں، کرسی نشیں، دل نشیں، صحرا نشیں، گوشہ نشیں، خلوت نشیں، تخت نشیں، سجّادہ نشیں
نویس	خوش نویس، اخبار نویس، عرضی نویس، خلاصہ نویس، وقائع نویس، لغت نویس
ور	سخن ور، دیدہ ور، دانش ور، تاج ور، پیشہ ور، طاقت ور، جان ور، بہرہ ور، ہنر ور، نام ور
یاب	فتح یاب، سزایاب، ظفریاب، کمیاب، فیض یاب، کامیاب، زریاب، دستیاب، نایاب

رموزِ اوقاف (Punctuation)

رموز رمز کی جمع ہے جس کے معنی ہیں علامت، نشانی، اشارہ یا کنایہ وغیرہ جب کہ اوقاف وقف کی جمع ہے جس کے معنی ہیں وقفہ کرنا، رکنا یا ٹھہرنا وغیرہ۔ دراصل یہ وہ علامتیں ہیں جو ایک جملے کو دوسرے جملے سے یا کسی جملے کے ایک حصّے کو دوسرے حصّوں سے علیحدہ کرتی ہیں۔ رموزِ اوقاف کی علامتوں کے بغیر تحریر میں نکھار نہیں آتا کیوں کہ رموزِ اوقاف کی مدد سے پڑھنے والے کو معلوم ہوجاتا ہے کہ جملوں کو کس طرح پڑھنا ہے یا جملے کے کس حصّے کو کس طرح ادا کرنا ہے اور کہاں کہاں اور کس قدر توقف کرنا ہے۔ اگر یہ علامتیں نہ ہوں تو عبارت الفاظ وحروف کا ملغوبہ بن کر رہ جائے اور اس کا مفہوم سمجھنے میں دشواری پیش آئے۔ ان علامتوں کے نہ ہونے سے عبارت کے خلط مَلط ہونے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ رموزِ اوقاف کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان کی وجہ سے پڑھنا آسان ہوجاتا، نظر کو سکون ملتا اور پڑھنے والا ہر جملے کے ہر جزو کی اہمیت جان لیتا ہے۔ اردو میں اس مقصد کے لیے جو علامتیں استعمال کی جاتی ہیں، ان کے نام اور شکلیں حسبِ ذیل ہیں:

علامت کا اردو نام	شکل	انگریزی نام
سکتہ	،	Comma
وقفہ	؛	Semi Colon
رابطہ	:	Colon
تفصیلیہ	:۔	Colon and Dash
ختمہ	۔	Full Stop
سوالیہ یا استفہامیہ	؟	Sign of Interrogation
ندائیہ یا فجائیہ	!	Sign of Exclamation

Sign of Exclamation	!	ندائیہ یا فجائیہ
Inverted Commas	‘‘ ’’	واوین
Brackets	( )	قوسین
Dash	____	خط

سکتہ ، یہ علامت سب سے کم توقف کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جس لفظ کے بعد یہ علامت آئے وہاں قاری کو بغیر سانس ٹوٹے بالکل ذرا سی دیر کے لیے ٹھہرنا چاہیے۔ مثلاً:

ا۔اسلم، امجد، علی اور صہیب ہم جماعت ہیں۔ ۲۔ بشریٰ کے بستے میں اردو، انگریزی، ریاضی اور اسلامیات کی کتابیں ہیں۔

وقفہ ؛ یہ علامت جملے میں سکتہ سے ذرا زیادہ ٹھہراؤ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ کسی جملے میں مختلف الفاظ کی دو یا دو سے زائد تراکیب کے درمیان وقفہ کی علامت استعمال کرتے ہیں، مثلاً:

ا۔ عالیہ اور عظمیٰ؛ طاہرہ اور زاہدہ؛ تسنیم اور ناز الگ الگ ٹولیوں میں بیٹھی ہیں۔

۲۔ لاہور پنجاب کا؛ کراچی سندھ کا؛ پشاور کے پی کے کا اور کوئٹہ بلوچستان کا دارالحکومت ہے۔

رابطہ : یہ علامت جملے میں وقفہ سے زیادہ ٹھہراؤ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ کسی کا قول، فرمان، حوالہ، کہاوت یا ضرب المثل نقل کرنے سے پہلے اور جملے کے الگ حصوں میں ربط پیدا کرنے کے لیے رابطہ کی علامت استعمال کرتے ہیں، مثلاً:

ا۔ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ’’کام، کام اور بس کام۔‘‘

۲۔ کسی نے سچ کہا ہے: ’’گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔‘‘

تفصیلیہ:۔ یہ علامت جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے، کسی بات کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے استعمال ہوتی ہے۔ عام طور پر اس کے استعمال سے پہلے ’’حسبِ ذیل‘‘ یا ’’مندرجہ ذیل‘‘ وغیرہ کے الفاظ لائے جاتے ہیں۔ یہ علامت بالعموم کسی طویل اقتباس یا فہرست وغیرہ کو پیش کرنے سے پہلے بھی استعمال ہوتی ہے جیسے:

ا۔ **ناریل کے حسبِ ذیل فائدے ہیں:۔** اس کا تیل جلاتے ہیں؛ کھانے میں ڈالتے ہیں؛ خول سے ڈونگے بناتے ہیں؛ اس کا ریشہ رسی بٹنے کے کام آتا ہے؛ کچا ہو تو اس کا پانی پیتے ہیں؛ لکڑی سے ایندھن کا کام لیتے ہیں اور ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ **کچھ میری روزانہ زندگی کا حال سنو:۔** علی الصباح اٹھا، ضروریات سے فارغ ہو کر وضو کیا، نماز پڑھی، تلاوت کی، اس کے بعد نہا دھو کر ناشتا کیا، ڈاک دیکھی، اگر موسم خوش گوار ہوا تو چھڑی لے کر ٹہلنے چلا گیا ورنہ گھر ہی میں پڑا رہا۔

ختمہ ۔ ختمہ کی علامت، جسے انگلش میں فُل اسٹاپ (Full Stop) کہتے ہیں، نقطے سے ذرا بڑی ہوتی ہے اور ایک جملے کو دوسرے

جملے سے علاحدہ کرتی ہے۔ عام طور پر یہ علامت بیانیہ جملے کے اختتام پر لگاتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ دنیا فانی ہے۔ ۲۔ میں ایک محنتی طالب علم ہوں۔

استفہامیہ ؟ یہ علامت کسی سے سوال کرنے یا استفسار کے لیے لکھے گئے جملے کے آخر میں لگائی جاتی ہے، مثلاً:

۱۔ یہ کتاب کس کی ہے؟ ۲۔ آج کیا تاریخ ہے؟

ندائیہ ! یہ علامت دراصل لفظ ''ندا'' کا مخفف ہے اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں کسی کو ندا دینا، پکارنا یا خطاب کرنا مقصود ہو۔ مثلاً:

۱۔ خدایا! میری آرزو پوری کردے۔ ۲۔ اے بھائی! ذرا میری بات سنو۔ (اس صورت میں یہ علامت ندائیہ کہلاتی ہے)

فجائیہ ! جب تحریر و تقریر میں غصّہ، حقارت، استعجاب، تمنّا، ادب، تعظیم، ندامت، خوف، تحسین و آفرین وغیرہ جیسے جذبات یا جوش کو ظاہر کرنا مقصود ہو تو بھی یہ علامت استعمال ہوتی ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ الفاظ بلا اختیار یا خود بخود زبان سے نکل گئے ہیں۔ جذبات کی شدّت کی مناسبت سے ایک سے زیادہ علامتیں بھی لگا دیتے ہیں، مثلاً:

۱۔ وہ اَور رحم! اس کی امید فضول ہے۔ ۲۔ بس! صاحب بس!! بہت ہو چکا، اب آپ خاموش ہو جائیے۔

واوین '' '' اس علامت کا استعمال کسی کا قول مِن وعَن اسی کے الفاظ میں نقل کرتے وقت یا کسی اقتباس کا اندراج کرتے وقت اُس قول یا اقتباس کی ابتدا اور اس کے آخر میں کیا جاتا ہے جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ واوین کے اندر والی عبارت گفت گو کرنے والے ہی کے الفاظ پر مشتمل ہے، مثلاً:

۱۔ باپ نے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ''بیٹا! محنت کرو، محنت کا پھل ضرور ملے گا۔''

۲۔ میں نے ملازم سے کہا: ''جاؤ میرا سامان گاڑی سے اتار لاؤ۔''

قوسین ( ) اس علامت میں کسی بات کی وضاحت کے لیے ایسے الفاظ لکھے جاتے ہیں جو لفظِ معترضہ یا جملہ معترضہ کے طور پر آتے ہیں اور انھیں حذف کر دینے سے عبارت کے ربط و تسلسل میں کوئی فرق نہیں پڑتا، مثلاً:

۱۔ انور صاحب (مرحوم) سے ہمارے بھی دیرینہ تعلقات تھے۔

۲۔ میرا گھر (مکان کا وہ حصّہ جس میں میری سکونت ہے) بوسیدہ ہو گیا ہے۔

خط ــــــ انگریزی میں اس علامت کو ڈیش (Dash) کہا جاتا ہے۔ جس طرح قوسین جملہ معترضہ کو رواں تحریر سے الگ کرتی ہے اسی طرح یہ علامت بھی نیم ختمہ کا کام دیتے ہوئے جملہ ختم کیے بغیر اس میں اچانک تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے، مثلاً:

۱۔ میں بیمار ہوں ــــ آپ سے ملنا بھی ضروری تھا۔

۲۔ اب تو اسی تنخواہ میں ــــ وہ جتنی بھی ہے ــــ گزارہ کرنا ہوگا۔